سوالات کی بارش ۔ قرآن کی تذلیل کرنا ۔ سنی سنائی باتوں کو بلند کرنا

سُوۡرَةُ بنیَ اسرآئیل آیت ۸۹ کے مطابق اللہ نے قرآن میں ہر طرح کی مثالیں بیان کری ہیں۔

چھوٹے سے چھوٹے مسائل مثلاً سُوۡرَةُ البَقَرَة آیت ۱۸۹ میں ہے کہ اپنے گھروں میں مرکزی دروازے سے آؤ ۔ تو پھر بھی اگر کوئ یہ سمجھتا ہے کہ قرآن میں انکے سوال کا جواب نہیں ہے تو وہ اپنی اصلح کریں کہ کہیں اللہ کی پکڑ نہ آجائے ۔

قرآن میں اللہ نے دو طرح کے محکمات بتائے ہیں ۔ بیشتر محکمات صاف ہیں اور بہت تھوڑے کے لئے نشاندہی کردی ہے کہ وہاں دیکھو ، مثال کے طور پر نماز اور حج و عمرہ کے احکامات ۔ تمام عبادات حضرت ابراہیمؑ کے زمانے سے رایج ہیں ۔

اگر کوئ یہ کہے کہ قرآن میں کہاں ہے جبکہ سنی سنای باتوں میں تو ہے وہ دراصل قرآن پر سوال اٹھا رہا ہوتا ہے جس کا مطلب ہے اللہ پر سوال اٹھانا ۔ وہ قرآن کا منکر ہوتا ہے یعنی کہ وہ اللہ کا منکر بھی بن جاتا ہے ۔ جو قرآن میں ہے صرف وہی دین کا حصّہ ہے ۔ قرآن میں نہیں ۔ دین میں نہیں

حفّاظ قرآن تو بہت ہیں کیا آپ ایک بھی ایسا ایک شخص بتاسکتے ہیں جسے آج کے دور میں حدیث بخاری تمام کی تمام حفظ ہوں ؟؟؟

سُوۡرَةُ الجُمُعَة آیت ۹ میں ہے کہ جب جمعہ کے روز ذِكۡرِ ٱللَّهِ یعنی نماز اور خطبہ کے لئے بلایا جاۓ تو ہر کوئ مرد و عورت حاضر ہو جاۓ مگر اکثر مساجد میں خطبہ میں اللہ کے ذکر کے بجاۓ ابو ہریرہ کا ذکر ہوتا ہے جو کہ ایک بہت بڑی منافقت ہے ۔ بلاؤ اللہ کے نام پر مگر ذکر ابو ہریرہ کا ۔

Reviving Islaam for 21st Century & Beyond
@GlobalRightPath
Irshad Mahmood
http://www.global-right-path.com